مسجد کبیر اور مسجد صغیر

اور

اُن سے متعلق حکمِ شرعی کی تحقیق

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱)...... مسجد کبیر اور مسجد صغیر کی حد کیا ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ پیمائش کی صورت میں اندازہ بتائیں؟ کیا احسن الفتاویٰ میں ذکر کردہ پیمائش آپ کے نزدیک مفتیٰ بہ ہے؟

(۲)...... مسجد کا اندازہ کرنے کے لیے اندرونی ہال، برآمدہ اور صحن تینوں کی مجموعی پیمائش کو مدنظر رکھا جائے گا یا الگ الگ؟

(۳)...... نیچے ایک مسجد کا نقشہ پیشِ خدمت ہے اس میں صحن اور برآمدے کے درمیان محراب نما ستون ہیں بعض ستونوں کے درمیان پانچ چھ فٹ کا خلا ہے اور بعض کے درمیان تین فٹ کا خلا ہے، برآمدہ صحن کے متصل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک یا سوا (۱½) انچ تک بلند ہے، اندرونی ہال اور برآمدے کے درمیان چار یا پانچ دروازے ہیں اگر یہ مسجد صغیر ہو تو اس بارے میں چند سوالات ہیں:
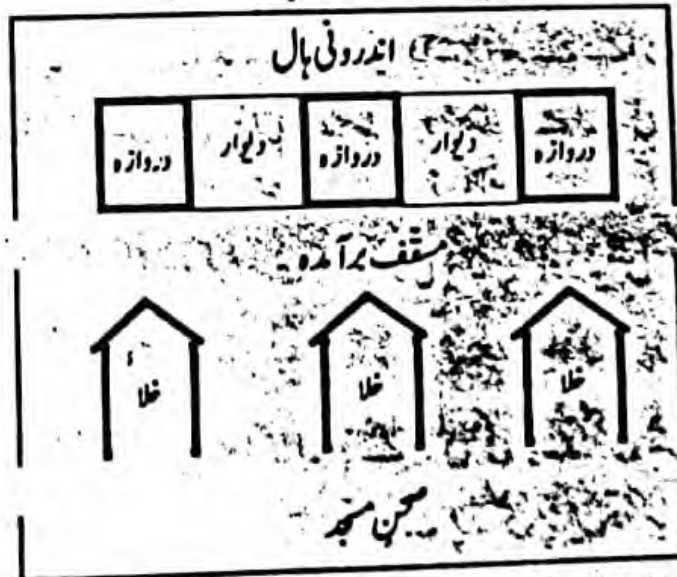
(الف) اگر اس مسجد صغیر میں کوئی شخص خلا کے سامنے کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، چاہے صحن میں پہلی صف میں کھڑے ہو کر یا آخری صف میں کھڑے ہو کر ادا کرے تو کیا اس کے سامنے سے برآمدے میں سے گزرنا جائز ہے؟

(ب) بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مسجد کے اندرونی ہال کا دروازہ کھلا ہوتا ہے، اس دروازے کے سامنے صحن میں کوئی نماز ادا کر رہا ہے اور درمیان میں کوئی ستون وغیرہ حائل نہیں یا برآمدے میں کوئی نماز ادا کر رہا ہے اور درمیان میں کوئی حائل نہیں تو کیا اس صورت میں اندرونی ہال میں رہتے ہوئے اس کھلے ہوئے دروازے کے سامنے سے گزرنا جائز ہے یا نہیں (مثلاً اندرونی ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے تک جانا اور درمیان میں مذکورہ طریقہ پر دروازہ کھلا ہوا ہونا، کیا یہ جائز ہے یا نہیں) واضح رہے یہ سوال بھی مسجد صغیر کے بارے میں ہے۔

(۴)...... اگر نقشہ میں دکھائی گئی مسجد مسجد کبیر ہو تو اس صورت میں ماقبل میں ذکر کردہ (الف) اور (ب) دونوں صورتوں میں کیا حکم ہوگا۔

(۵)...... مسجد کبیر میں نمازی کے آگے کتنے فاصلے پر سے آدمی گزر سکتا ہے؟ اس بارے میں مفتیٰ بہ قول کونسا ہے؟

(۶)...... کیا مسجد کبیر میں برآمدے میں نمازی کے آگے سے اتنے فاصلے پر گزرنا جو فاصلہ جوازِ مرور کے لئے مقرر ہے، جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح اندرونی ہال میں مقررہ فاصلہ چھوڑ کر گزرنا جائز ہے یا نہیں؟ یا پھر ان دونوں صورتوں میں مطلقاً نمازی کے سامنے سے گذرنا ممنوع ہے۔

(۷)...... اس دفعہ ماہِ رمضان میں ایسا ہوا کہ کچھ گرمی ہونے کی وجہ سے صحن میں بعض نمازیں ادا کرنا پڑیں بعض دفعہ نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے تمام صحن میں صفیں بچھانا پڑیں اور امام برآمدے میں کھڑا ہوا۔ برآمدے کے انچ یا سوا انچ بلند ہونے کی وجہ سے امام صحن میں پاؤں نہیں رکھ سکتا تھا پوچھنا یہ ہے کہ ایسی صورت انفرادِ امام فی المحراب کی طرح مکروہ تو نہیں نیز مکروہ ہونے کی صورت میں کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی؟ نیز عذر مذکور کی بنا پر کراہت زائل ہوگی یا نہیں؟ اور یہ بھی بتائیں کہ کتنی بلندی پر امام کا کھڑا ہونا مکروہ ہے؟

(۸)...... بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ امام کے مصلّٰی کی جگہ تو صحن میں ہی بن گئی لیکن فقط پیشانی اور ناک اس تھوڑے سے بلند برآمدے پر رکھنی پڑیں تو کیا انچ یا سوا انچ بلند جگہ

پر سجدہ کے لیے پیشانی رکھنا مکروہ تو نہیں؟ نیز مکروہ ہونے کی صورت میں کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی؟ اور صحن میں جگہ کی تنگی کی بنا پر کراہت زائل ہو گی یا نہیں؟

(۹)...... جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴ کی مسجد قدیم مسجدِ صغیر ہے یا کبیر؟

(۱۰)...... ہماری مسجد کی پیائش 47X47 فٹ ہے اگر وضو خانہ اور محراب ملایا جائے تو 50X50 فٹ ہو گی تو یہ مسجد صغیر ہے یا کبیر؟

مستفتی

اہلیانِ محلہ، بلاک نمبر ۲۷

ڈیرہ غازی خان

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)...... مسجد کے صغیر یا کبیر ہونے کی تحدید کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ جس مسجد کا رقبہ 60X60 ہاتھ یعنی مجموعی طور پر ۳۶۰۰ ہاتھ (شرعی گز) یا اس سے زیادہ ہو وہ مسجد کبیر ہے اور اگر اس سے کم ہو تو مسجد صغیر ہے۔

لیکن اس بارے میں راجح اور مختار قول یہ ہے کہ جس مسجد کا رقبہ ۴۰×۴۰ ہاتھ یعنی مجموعی طور پر ۱۶۰۰ ہاتھ یا اس سے زائد ہو وہ مسجد کبیر ہے اور اگر اس سے کم ہو تو مسجدِ صغیر ہے، اس قول کے مطابق میٹروں کے لحاظ سے مسجدِ کبیر کا رقبہ ۱۸،۲۸۸×۱۸،۲۸۸ یعنی مجموعی طور پر ۳۳۴،۴۵۱ مربع میٹر بنتا ہے اور فٹ کے لحاظ سے ۶۰×۶۰ فٹ یعنی مجموعی طور پر ۳۶۰۰ مربع فٹ بنتا ہے اور احسن الفتاویٰ میں بھی اسی دوسرے قول کو اختیار کیا گیا ہے۔

اس راجح قول کے تحت ذکر کردہ پیمائش کی مزید وضاحت درج ذیل ہے:

ایک ہاتھ (شرعی گز) میں (۱۸) انچ ہوتے ہیں اور ایک میٹر میں ۳۹،۳۷۰ انچ ہوتے ہیں تو ۴۰ ہاتھ کے (۷۲۰) انچ بنیں گے اور چونکہ (۷۲۰) انچوں کے ۱۸،۲۸۸ میٹر بنتے ہیں، لہٰذا ۴۰ ہاتھ ۱۸،۲۸۸ میٹر کے برابر ہوئے اور ۴۰×۴۰ ہاتھ ۱۸،۲۸۸×۱۸،۲۸۸ میٹر کے برابر اور مجموعی لحاظ سے ۱۶۰۰ ہاتھ ۳۳۴،۴۵۱ مربع میٹر کے برابر ہوئے۔

اور فٹ کے اعتبار سے تفصیل یوں ہے کہ ایک فٹ میں (۱۲) انچ ہوتے ہیں اور ماقبل میں یہ واضح ہو چکا کہ ۴۰ ہاتھ (۷۲۰) انچ کے برابر ہیں۔ اور (۷۲۰) انچ کے اگر فٹ بنائیں تو ۶۰ فٹ بنتے ہیں، لہٰذا ۴۰ ہاتھ ۶۰ فٹ کے برابر ہوئے اور ۴۰×۴۰ ہاتھ ۶۰×۶۰ فٹ کے برابر اور مجموعی لحاظ سے ۱۶۰۰ ہاتھ ۳۶۰۰ مربع فٹ کے برابر ہوئے۔

فی المتانة فی مرمة الخزانة: ص ۱۹۱

سئل قاضیخان رحمه الله تعالیٰ عن الدارأن له' حکم المسجد أم حکم الصحراء فی حکم اتحاد المکان واختلافه قال اختلفوا فیه بعضهم قالوا ان کان ستین ذراعا فی ستین ذراعًا بذراع الشاهجهان فهی کبیرة والا فصغیرة ولبعضهم قالوا ان کان أربعین ذراعًا فی أربعین زراعًا فهی کبیرة والا فصغیرة هذا هو المختار هکذا افتاه.

فی الطحطاوی علی الدر: (۲۶۸/۱)

(قوله: أوفی مسجد کبیر) هوما کان أربعین ذراعًا فأکثر والصغیر ما کان أقل من ذلك وهو المختار قهستانی عن الجواهر.

فی الدرالمختار: (۶۳۴/۱)

ومرورما رفی الصحراء أوفی مسجد کبیر بموضع سجوده فی الأصح أومروره بین یدیه الیٰ حائط القبلة فی بیت و مسجد صغیر فإنه کبقعة واحدة مطلقاً.

فی ردالمحتار تحته: (۶۳۴/۱)

(قوله: ومسجد صغیر) هو أقل من ستین ذراعًا وقیل من أربعین، وهو المختار کما أشار الیه فی الجواهر، قهستانی ومثله' فی احسن الفتاویٰ: (۴۰۹/۳) (والتبویب: ۶۱/۵۵) وانظر أیضاً امداد الأحکام: (۴۴۴/۱)، (۴۶۳/۱)

(۲)...... فقہی عبارات کے عموم سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسجد کے صغیر یا کبیر ہونے کا اندازہ کرنے کے لیے اندرونی ہال، برآمدہ اور صحن تینوں کی مجموعی پیمائش کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(۱) فی الدرالمختار: (۶۳۴/۱)

ومرور مارفی الصحراء أوفی مسجد کبیر بموضع سجوده فی الأصح أومروره بین یدیه الی حائط القبلة فی بیت و مسجد صغیر فإنه' کبقعة واحدة مطلقاً.

(۲) فی ردالمحتار تحته: (۶۳۴/۱)

(قوله: الیٰ حائط القبلة) أی من موضع قدمیه الی الحائط إن لم یکن له سترة

فلو كانت لايضر المرورو رائها على ما يأتي بيانه'.

(۳) فی الحلبی الكبير: ص ٣٦٦

ثم هذا اذا كان يصلی فی الصحراء اما'ان صلى فی المسجد و لم يكن حائل فان كان المسجد صغيرًا كره المرور مطلقًا و ان كبيرا فقيل كالصغير لايمر بينه وبين حائط القبلة و قيل كالصحراء يمرفيما وراء موضع سجوده.

(٤) فی الهندية: (١٠٤/١)

وان لم يكن بينهما حائل والمسجد صغير كره فی أی مكان كان والمسجد الكبير كالصحراء ومثله فی التتارخانية: (٦٣١/١). وفی حاشية الطحطاوی على الدر: (٢٦٨/١)

(٥) فی فتاوی قاضيخان فی بحث سجود التلاوة: (٦٩/٤)

وان انتقل فی المسجد الجامع من زاوية الى زاوية لايتكرر الوجوب وان انتقل فيه من دار الىٰ دار ففی كل موضع يصح الاقتداء يجعل كمكان واحد لايتكرر الوجوب.

(٦) فی خلاصة الفتاوی: (١٨٩/١)

ولو انتقل فی المسجد الجامع من زاوية الى زاوية لايتكرر الوجوب ولوانتقل من دار الی دار ففی كل موضع يصح الاقتداء يجعل كمكان واحد لايتكرر الوجوب ومثله فی البزازية: (٦٩/٤) والهندية: (١٣٤/١)

(۳)......(الف، ب)۔ مسجد صغیر میں نمازی کے آگے سے بغیر کسی حائل کے گزرنا مطلقاً ممنوع ہے، لہٰذا مذکورہ تمام صورتوں میں نمازی کے آگے سے بغیر کسی حائل کے گزرنا ممنوع ہوگا، اس کے لیے اس طرح انتظام کرنا چاہئے کہ برآمدے میں موجود ستونوں کے درمیان خلاؤں میں لوہے، لکڑی یا پلاسٹک کے سترے رکھدیئے جائیں تاکہ لوگ گناہ میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں، البتہ گزرنے کے لیے کناروں سے مناسب جگہ خالی چھوڑدی جائے۔ (ملاحظہ کیجئے سابقہ عبارات نمبر ۱ تا ۴)

(۴، ۵)...... مسجد کبیر ہونے کی صورت میں نمازی کے آگے کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے؟ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں، راجح قول یہ ہے کہ اگر نمازی کے سامنے کوئی حائل نہ ہو اور وہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو بوقت قیام سجدہ کی جگہ کو دیکھنے کی حالت میں اس کی نظر جہاں تک پڑتی ہے اس کے آگے سے گزرنا جائز ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کو دیکھتے ہوئے نمازی کی نگاہ عموماً ۳ ذراع (ساڑھے چار فٹ) سے متجاوز نہیں ہوتی اور موضع قیام سے یہ فاصلہ

تقریباً ۸ فٹ بنتا ہے اور اس صورت میں دو ایسی صفیں جو قدرے چوڑی ہوں ان سے بھی آٹھ فٹ کا فاصلہ حاصل ہو جاتا ہے، لہٰذا نمازی کے آگے سے اتنی مقدار فاصلہ چھوڑ کر گزرنا جائز ہے، لیکن صفوں کی پیمائش چونکہ کم و بیش ہو سکتی ہے اس لیے احتیاط اس میں ہے کہ تین صف کا فاصلہ چھوڑ کر گزرا جائے۔
(مأخذہ التبویب بتصرف یسیر: ۵۵۰/۶۱، ۷۹۱/۳۹، ۷۹۵/۶۴، ۸۱۶/۶۹)

(۷) فی اعلاء السنن:

قلت: يشهد لتقييده بثلاثة أذرع حديث نافع المذكور قريباً في الباب السابق، واستحسنه شيخنا كما حكاه عنه بعض الناس في مسودة كتابه قال وهو الأرجح نظرًا الى العلة أيضاً، وهو عدم تضرر المصلي والمار، فإن المصلي ينقطع خشوعه إذا كان أقل منه، والمار يتضرر منه، اذا كان أكثر منه اه...... وقد جربت ذلك فظهرلي أنه اذا كان بصره في قيامه في موضع السجود لا يجاوز ثلاثة اذرع فالتقدير بذالك موافق للأثر ولمختار أجلة الفقهاء من أصحابنا۔

(۸) في الحلبي الكبير: ص ٣٦٦

ويكره المرور بين يدى المصلي اذالم يكن عنده حائل نحوالسترة أوالأ سطوانة أونحوهما...... ثم انما يكره المرور بين يديه عند عدم الحائل اذا كان في موضع سجوده في الأصح قاله في الكافي لأن من قدمه الى موضع سجوده هو موضع صلوته ومنهم من قدره بثلثة اذرع ومنهم بخمسة ومنهم بأربعين ومنهم بمقدار صفين أوثلثة وفي النهاية الأصح أنه ان كان بحال لو صلى صلاة الخاشعين بأان يكون بصره حال قيامه الى موضع سجوده لا يقع بصره على المار لايكره وما صححه في الكافي مختار السرخسي وما صحح في الهداية مختار فخر الاسلام...... ثم هذا اذا كان يصلي في الصحراء اما ان صلي في المسجد ولم يكن حائل فان كان المسجد صغيرًا كره المرور مطلقًا وان كان كبيرًا فقيل كالصغير لا يمربينه وبين حائط القبلة وقيل كالصحراء يمرفيماوراء موضع سجوده وقيل يمر فيماوراء خمسين ذراعًا وقيل قدر ما بين الصف الأول وحائط القبلة ومثله في التتار خانية: (٦٣٠/١). وفي الهندية: (١٠٤/١) وفي الخلاصة: (٥٨/١)

(۶)...... فقہی عبارات کے اطلاق سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسجدِ کبیر میں مرور کے متعلق مذکورہ حکم اندرونی ہال، برآمدے اور صحن سب کو شامل ہے، لہٰذا ان تینوں جگہوں میں نمازی کے موضع قیام سے آٹھ فٹ کا فاصلہ چھوڑ کر گزرنا جائز ہے۔ (ملاحظہ کیجئے عبارات سابقہ نمبر ۱ تا ۸)

(۷)...... فقہی عبارات کے پیشِ نظر امام کے لیے برآمدے میں منفرداً کھڑے ہونے کا حکم یہ ہے کہ اگر برآمدے اور صحن کے درمیان دروازہ ہو یا محراب نما جگہ بنی ہوئی ہو یا ستون بنے ہوئے ہوں تو ایسی صورت میں کسی معتبر شرعی عذر کے بغیر امام کا برآمدے میں اکیلے اس طور پر کھڑے ہونا کہ پاؤں بھی برآمدے کی حدود میں ہوں، مکروہ تنزیہی ہے، نیز اگر برآمدے اور صحن کے درمیان کوئی ستون وغیرہ نہیں ہے لیکن برآمدہ صحن سے کچھ بلند ہے جس سے برآمدہ اور صحن کی حدود الگ الگ معلوم ہوتی ہیں تو اس صورت میں ظاہراً مکان کے مختلف ہونے کی وجہ سے امام کو امتیاز حاصل ہو جاتا ہے، لہٰذا اس صورت میں بھی کراہت کا حکم مناسب معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر برآمدہ اور صحن کے درمیان کوئی حائل بھی نہیں اور ان دونوں کی سطح بھی اس طرح برابر ہے کہ امام کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہوتا تو اس صورت میں بظاہر کوئی علتِ کراہت معلوم نہیں ہوتی، البتہ احتیاط اس میں ہے کہ امام برآمدے کی حدود سے ذرا پیچھے ہٹ کر اس طرح کھڑا ہو کہ اس کے پاؤں صحن میں آ جائیں۔

مذکورہ تفصیل سے مسجد کے دو مختلف مقامات یعنی برآمدہ اور صحن کے اعتبار سے بلندی کا حکم معلوم ہوا، لیکن اگر امام اور مقتدی ایک ہی مقام مثلاً صحن میں ہوں اور اکیلا امام مقتدیوں کی بنسبت بلندی پر کھڑا ہو تو اس صورت میں ظاہر الروایت یہ ہے کہ بلا عذر شرعی اکیلے امام کا اتنی بلندی پر ہونا کہ جس سے امام اور مقتدیوں کے درمیان امتیاز پیدا ہو جائے، مکروہ تنزیہی ہے، تاہم ایک معتمد علیہ اور مختار قول یہ بھی ہے کہ ایک ذراع یعنی ڈیڑھ فٹ کی بلندی پر امام کا کھڑے ہونا مکروہ ہے، اس سے کم مکروہ نہیں ہے، یہ قول عمل کے لیے آسان ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہر الروایت کے بھی موافق معلوم ہوتا ہے، چنانچہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند (۱۴۳/۴) اور امداد الأحکام (۵۰۱/۱) میں بھی اس قول کو اختیار کیا گیا ہے، لہٰذا اسی قول پر عمل کرنا راجح معلوم ہوتا ہے۔

تفصیل مذکور کے پیشِ نظر صورتِ مسئولہ کا حکم یہ ہے کہ اس صورت میں چونکہ امام محراب نما ستونوں کے درمیان اکیلے کھڑا ہوا اور شرعاً اس کی حیثیت وہی ہے جو انفرادِ امام فی المحراب کی ہے یعنی کسی معتبر شرعی عذر کے بغیر اس طرح کھڑے ہونا مکروہ تنزیہی ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں اگر برآمدے میں امام کے ساتھ ایک صف بن سکتی تھی تو فقط صحن میں ازدحام کا ہونا کراہت کو زائل نہیں کرے گا اور ایسی صورت میں امام کے ساتھ کم از کم ایک صف برآمدہ میں رکھی جائے۔

فی الدرالمختار: (٦٤٥/١)

وقیام الإمام فی المحراب لاسجوده' فیه وقد ماه خارجه لأن العبرة للقدم مطلقاً وإن لم یشتبه حال الإمام إن علل بالتشبه وإن بالإشتباه ولا اشتباه فلا اشتباه فی نفی الکراهة وانفراد الإمام علی الدکان للنهی، وقدر الارتفاع بذراع، ولا بأس بمادونه' وقیل مایقع به الامتیاز وهوا لأوجه ذکره الکمال وغیره...... وهذا کله' عند عدم العذر کجمعة وعید فلوقا مواعلی الرفوف، والإمام علی الأرض أوفی المحراب لضیق المکان لم یکره کمالو کان معه' بعض القوم فی الأصح.

فی رد المحتار تحته: (٦٤٥/١)

(قوله: ان علل بالتشبه) قید للکراهة وحاصلة أنه' صرح الإمام محمدؒ فی الجامع الصغیر بالکراهة ولم یفصل. فاختلف المشائخ فی سببها فقیل کونه' یصیر ممتازاً عنهم فی المکان لأن المحراب فی معنی بیت اخرو ذلك صنیع اهل الکتاب واقتصر علیه فی الهدایة واختاره شمس الأئمة السرخسی رحمه الله وقال إنه الأوجه، وقیل اشتباه حاله علیٰ من فی یمینه ویساره فعلی الأول یکره مطلقاً ...... ولهذا قال فی الولوا الجیة وغیرها إذا لم یضق المسجد بمن خلف الإمام لا ینبغی له' ذلك لأنه' یشبه تباین المکانین انتهی، یعنی وحقیقة اختلاف المکان تمنع الجواز فشبهة الاختلاف توجب الکراهة وان کان من المسجد فصورته وهیئته اقتضت شبهة الإختلاف اھ. قلت: ای لأن المحراب انما بنی علامة لمحل قیام الإمام لیکون قیامه وسط الصف کما هو السنة لا لأن یقوم فی داخله فهو وإن کان من بقاع المسجد لکن أشبه مکانا أخرفاً ورث الکراهة ولا یخفی حسن هذا الکلام...... فی معراج الدرایة من باب الإمامة: الأصح ماروی عن أبی حنیفة رحمه الله أنه قال: اکره للإمام أن یقوم بین الساریتین أو زاویة أو ناحیة المسجد أو الی ساریة لأنه، بخلاف عمل الأمة.

وفیه أیضاً: (٦٤٦/١)

وفی حاشیة البحر للرملی: الذی یظهر من کلامهم أنها کراهة تنزیه...... (قوله للنهی) وهوما أخرجه الحاکم أنه صلی الله علیه وسلم نهی ان یقوم الإمام فوق ویبقی الناس خلفه وعلله' بأنه' تشبه بأهل الکتاب، فإنهم یتخذون لإمامهم دکاناً بحر وهذا التعلیل یقتضی أنها تنزیهیة، والحدیث یقتضی أنها تحریمیة، الا أن یوجد صارف تأمل رملی۔ قلت: لعل الصارف تعلیل النهی بما ذکر تأمل. (قوله: وقیل) هو ظاهر الروایة کما فی البدائع. قال فی البحر والحاصل أن التصحیح قد اختلف والأولیٰ العمل بظاهر الروایة وإطلاق الحدیث ١ھ وکذا رجحه فی الحلیة.

في نور الإيضاح مع المراقي والطحطاوي: (٤٨٨/١)

(في بحث مكروهات الصلاة) وقيام الإمام في المحراب أو على مكان أو الأرض وحده.

وفي مراقي الفلاح: (٤٨٨/١)

ويكره (قيام الامام) بجملته (في المحراب) لاقيامه خارجه وسجوده فيه...... والكراهة لاشتباه الحال على القوم واذا ضاق المكان فلا كراهة وقيام الإمام (على مكان) بقدر زراع على المعتمد وروى عن أبي يوسفؒ قامةالرجل الوسط واختاره شمس الأئمة الحلوانيؒ. ومثله في الهندية: (١٠٨/١)

والبحر: (٤٦/٢) والخلاصة: (١٥٤/١) وفي درر الحكام مع حاشيته للعلامة الشرنبلاليؒ: (ص١٠٨) وفي فتاوى قاضيخان: (٩٣/١) والتتارخانية: (٥٦٨/١) وفي الطحطاوي على الدر: (٢٧٢/١) وانظر أيضاً فتاوىٰ عثماني (٤٤٥/١) وامداد الأحكام: (٥٠١/١، ٥١١، ٥٢٤) وأيضاً في فتاوى دارالعلوم ديوبند: (٣٤٣/٣، ٣٥٢، ٣٦٣) واحسن الفتاوى: (٣١٠/٣)

(۸)...... مذکورہ بلندی چونکہ قلیل ہے اس لیے اس پر سجدہ کرنے سے کوئی کراہت لازم نہیں آتی، کیونکہ بوقت سجدہ موضع قدمین سے نصف ذراع یعنی (۹) انچ تک بلند جگہ پر پیشانی اور ناک رکھنے سے سجدہ ادا ہوجاتا ہے۔

في الطحطاوي على المراقي: ص ٣١٩

ومن شروط صحة السجود عدم ارتفاع محل السجود عن موضع القدمين بأكثر من نصف ذراع ليتحقق صفة الساجد والارتفاع القليل لايضر وان زاد على نصف ذراع لم يجز السجود اى لم يقع معتمداً به فإن فعل غيره معتبرا صحت وإن انصرف من صلاته ولم يعده بطلت قال الطحطاوي رحمه الله تعالىٰ تحت قوله: (والارتفاع القليل لايضر) وهو ما كان نصف ذراع فأقل.

في الهندية: (٧٠/١)

اذا كان موضع السجود أرفع من موضع القدمين بقدرلبنة أولبنتين منصوبتين جاز وان زاد لم يجز كذا في الزاهدي وحد اللبنة ربع ذراع. ومثله في الدرالمختار: (٥٠٣/١) والحلبي الكبير: ص ٢٨٦ وانظر أيضاً امداد الأحكام: (٥٥٦/١) وفتاوىٰ محموديه: (٤١٤/١٦)

(۹)...... جامعہ دارالعلوم کراچی کی ''مسجد قدیم'' مسجد کبیر ہے، کیونکہ اس کا رقبہ ۳۶۰۰ مربع فٹ

سے زیادہ ہے۔

(۱۰)...... چونکہ آپ کی مسجد کا مجموعی رقبہ ۳۶۰۰ مربع فٹ سے کم ہے اس لیے آپ کی مسجد "مسجدِ صغیر" ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ

حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۷/۱/۵ھ

اصاب المجیب فیما اجاب

جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

اصاب المجیب و اجاد